سید نفیس الحسینی بطور خطاط

ڈاکٹر محمد حامد رضا☆

Abstract:

"Islamic art is a strong reference of Muslim history, oriented by Islamic view point regarding fine arts, quite different from western style. Caligraphy is one of the major segments of Islamic fine arts with a glorious past. Many of the Mulsim experts of this art have contributed a lot with a unique kind of devotion, with the passage of time, a revolutionary trend of improvement has been observed through centuries in Muslim history.

One of the prominent name who served this field and earned much fame is Syed Nafees al Hussaini. He was born in Sialkot (Pakistan) in 1933 and received the education of caligraphy from his father, a well known expert of the field. Syed Nafees produced many of the students in caligraphy. Most of his work belongs to "خطِ نسخ" & "نستعلیق". There are so many specimens of his famous writings including the title work. The following article is a research study of Syed Nafees as a caligrapher in which very rare informations are added into knowledge. There is found an incentive for the generations to come to take interest in wonderful Islamic art especially the caligraphy."

سید انور حسین نفیس الحسینی ۔۔۔ نفیس رقم المعروف بہ سید نفیس شاہ صاحب عہد حاضر کے عظیم خطاط ہیں۔ آپ ۱۱ مارچ ۱۹۳۳ء/۱۳ ۔ ذی قعدہ ۱۳۵۱ھ کو موضع گھوڑیالہ، ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ (۱)

☆اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد

آپ کا سلسلہ نسب حضرت خواجہ سید محمد حسینی گیسو دراز چشتی (۷۲۱ھ/۱۳۲۱ء - ۸۲۵ھ/۱۴۲۲ء) تک پہنچتا ہے۔ (۲) حضرت گیسو دراز کی اولاد میں ایک بزرگ شاہ حفیظ اللہ حسینی گلبر گہ شریف سے بغرض دعوت وتبلیغ منتقل ہو کر، سیالکوٹ آ بسے تھے۔ سید انور حسین نفیس رقم انہی بزرگوں کی اولاد میں سے ہیں۔ (۳) نفیس شاہ صاحب کے والد گرامی کا نام سید محمد اشرف علی زیدی تھا، جو''سید القلم'' کے نام سے معروف ہوئے۔ آپ بھی ماہر خطاط تھے اور ۱۹۰۷ء میں موضع گھوڑیالہ، ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے اور اپنے تایا زاد بھائیوں حکیم سید نیک عالم اور حکیم سید محمد عالم سے اکتساب فن کیا۔ آپ نے ۱۹۲۴ء میں کتابت کا آغاز کیا۔ آپ کا کتابت کردہ پہلا قرآن پاک ۱۹۳۰ء میں مطبع قیومی، کان پور سے شائع ہوا۔ نفیس شاہ صاحب کے والد محترم ابتداء میں زیادہ تر خط نستعلیق لکھتے تھے مگر بعد میں کلام پاک کی کتابت سے آپ کو خاص شغف ہو گیا اور صرف خط نسخ لکھنے لگے۔ آپ کا کتابت کردہ کلام پاک تاج کمپنی، لاہور نے بھی شائع کیا اور آپ نے زندگی میں سولہ مرتبہ قرآن مجید کی کتابت کی۔ تاج کمپنی سے ۱۹۳۸ء میں شائع شدہ دیوان غالب کا نسخہ جو آپ کے والد گرامی نے کتابت کیا تھا، خط نستعلیق کا ایک بہترین نمونہ سمجھا جاتا ہے۔ شاہ صاحب کے والد صاحب کا انتقال ۱۹۹۵ء کو ہوا، تدفین قبرستان میانی صاحب لاہور ہوئی۔ (۴)

حکیم سید نیک عالم جو آپ کے سسر بھی تھے، ۱۸۹۵ء میں گھوڑیالہ، ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ اپنے بڑے بھائی حکیم سید محمد عالم سے کتابت سیکھی اور تمام عمر قرآن مجید ہی تحریر کیا۔ آپ بہت زود نویس خطاط تھے، ایک حمائل شریف صرف ۲۳ دن میں کتابت کی جو ۱۹۳۳ء میں شائع ہوئی۔ زندگی میں ۵۹ قرآن مجید تحریر کئے۔ انہوں نے زیادہ تر دہلی، لاہور اور کان پور کے مختلف اداروں کے لئے قرآن مجید کی کتابت کی۔ اخیر عمر میں لاہور تشریف لے آئے، جہاں ۴ ستمبر ۱۹۶۷ء کو آپ نے وفات پائی۔ گڑھی شاہو، لاہور کے قبرستان میں آسودہ خاک ہوئے۔ آپ کے صاحبزادے سید ثقلین زیدی (۵) (یکم اپریل ۱۹۴۳ء - ۲۸/اکتوبر ۱۹۹۸ء) ایک ماہر خطاط کی حیثیت سے لاہور کے معروف طباعتی ادارہ پیکجز لمیٹڈ میں خدمات انجام دیتے رہے۔ محمد صدیق الماس رقم (متوفی ۳۰ مارچ ۱۹۷۲ء) بھی حکیم سید نیک عالم کے شاگرد تھے۔ (۶)

تقسیم ہند سے کچھ عرصہ قبل نفیس شاہ صاحب موضع گھوڑیالہ سے لائل پور (موجودہ فیصل آباد) آ گئے اور سناتن دھرم ہائی سکول، بیرون امین پور بازار، لائل پور داخلہ لیا۔ (۷) سکول میں چونکہ ہندی کا مضمون بھی نصاب میں شامل تھا، چنانچہ آپ نے ہندی کے دیوناگری رسم الخط میں بھی خطاطی سیکھی۔ اس سکول سے آپ نے ۱۹۴۸ء میں میٹرک کا امتحان فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا۔ میٹرک کے بعد آپ نے اپنے والد گرامی کی زیر نگرانی باقاعدہ کتابت کا آغاز کیا اور بقیہ تعلیم کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔

حقیقت ہے کہ شاہ صاحب نے فن خطاطی کی مکمل تعلیم اپنے والد محترم ہی سے حاصل کی، البتہ نظری مشق کئی خطاطوں کے کام کو دیکھ کر کی۔ انہی خطاطوں میں تاج الدین زریں رقم (متوفی ۱۳ جون

۱۹۵۵ء) بھی شامل ہیں۔ اس بارے میں شاہ صاحب نے اپنے مضمون ''خطاط الملک تاج الدین زریں رقم'' میں لکھا ہے:

''اگرچہ حالات نے باقاعدہ مشق و صلاح کا مجھے موقع نہ دیا اور تعلق صرف نظری استفادہ تک محدود رہا لیکن انہوں نے اپنے خاص تلامذہ ہی کی طرح مجھے عزیز رکھا اور ایک شفیق استاذ کی طرح سرپرستی کی۔''(۸)

۱۹۴۹ء میں سید انور حسین گورنمنٹ کالج، لائل پور (فیصل آباد) میں داخل ہوئے اور اس کالج کے توسط سے ایف۔اے کا امتحان پاس کیا۔ اس کالج کے میگزین ''روشنی'' میں آپ کی نظمیں، غزلیں اور سلام بھی شائع ہوا۔(۹) اسی شہر سے جب روزنامہ ''انصاف'' جاری ہوا تو آپ نے اس کے پہلے شمارے پر پیشانی اور علامہ اقبال کی نظم ''لا الہ الا اللہ'' لکھی۔

آپ کی کتابت کردہ پہلی کتاب جو زیور طباعت سے آراستہ ہوئی وہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری (متوفی جون ۱۹۳۰ء) کی مشہور کتاب ''رحمۃ للعالمین ﷺ'' ہے، جسے شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور نے شائع کیا۔

۱۹۵۱ء میں آپ لائل پور (فیصل آباد) سے لاہور منتقل ہوگئے۔ قیام لاہور کے ابتدائی عرصے میں آپ نے اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ اردو و فارسی میں تعلیم بھی حاصل کی۔(۱۰)

۱۹۵۲ء سے ۱۹۵۶ء تک آپ نے روزنامہ ''نوائے وقت'' میں بحیثیت سرخی نویس کام کیا۔ ۱۹۵۵ء سے ۱۹۷۰ء تک آپ نے چٹان بلڈنگ، لاہور میں پرائیویٹ طور پر خطاطی کا کام کیا۔ ۱۹۷۰ء سے ۱۹۸۳ء تک جامعہ مدنیہ کریم پارک میں آزادانہ طور پر کام کرتے رہے۔ ۱۹۸۳ء سے وفات تک آپ اپنے گھر پر ہی پرائیویٹ طور پر خطاطی کرتے اور طلبہ کو اصلاح دیتے رہے۔ ایک اندازے کے مطابق گزشتہ پچاس برسوں میں پاکستان میں سب سے زیادہ افراد نے آپ ہی سے یہ فن سیکھا ہے۔ آپ سب سے پہلے خط نسخ کی تعلیم دیتے تھے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ زیادہ سے زیادہ افراد کتابت قرآن مجید کا فن جاننے والے ہوں اور آئندہ اس شعبے میں ماہر افراد کی قلت کا احساس نہ ہو۔(۱۱)

عربی رسم الخط کا مشہور ترین خط، خط نسخ ہے۔ تمام مؤرخین بیان کرتے ہیں کہ خط نسخ وزیر ابن مقلہ کی اختراع ہے۔ اس خط میں حروف اور کلمات کی ساخت میں تناسب کا بہت زیادہ خیال رکھا جاتا ہے۔ انہی خوبیوں کے باعث خط نسخ بتدریج ہر جگہ پر غالب آ گیا۔ قرآن کریم کی کتابت کے لئے تو خط نسخ ایسا لازم و ملزوم ہوگیا ہے کہ کوئی دوسرا خط اب قرآن مجید کی کتابت میں استعمال ہی نہیں کیا جاتا۔(۱۲)

یوں تو آپ تمام مروجہ خطوط پر یکساں عبور رکھتے تھے مگر ٹائٹل میں عموماً سب سے زیادہ خط نستعلیق ہی استعمال کرتے تھے۔ اس کی بڑی وجہ غالباً ہمارے ہاں خط نستعلیق سے سب سے زیادہ مانوسیت ہے۔

نستعلیق دو الفاظ سے ترکیب پا کر بنا ہے، نسخ اور تعلیق۔ یعنی خط نستعلیق درحقیقت خط نسخ اور خط تعلیق سے مل کر بنا ہے۔ اردو میں نستعلیق کے معنی ہی حسین اور شائستہ کے ہوتے ہیں۔ یہ ایران کے قلم کاروں کا اختراع کردہ ہے۔ اس لئے عرب ممالک میں آج بھی اس کو خط فارسی کہتے ہیں۔ (۱۳)

نستعلیق کے علاوہ آپ ثلث، دیوانی، رقعہ، کوفی وغیرہ میں بھی بڑی مہارت سے لکھتے اور ٹائٹل پر ان خطوط کا مناسب جبکہ ہر خوبصورتی سے استعمال کرتے تھے۔ ان کے ہر کام میں عمدہ و پاکیزہ ذہانت کا اظہار ہوتا ہے مثلاً عبارت کے مطابق خط کا استعمال اور ہر خط کے لئے مناسب قط کا استعمال تاکہ عبارت واضح اور دلکش نظر آئے۔ ٹائٹل کی تیاری میں آپ نے مناسب رنگوں یعنی کلر اسکیم کا بھی خوب استعمال کیا ہے، جس سے کتب کی جاذبیت اور حسن میں بے حد اضافہ ہوا۔ ایک اندازے کے مطابق گزشتہ پچاس برسوں میں برصغیر پاک و ہند میں آپ سے زیادہ کسی دوسرے خطاط نے ٹائٹل تیار نہیں کئے۔ دنیا کی ہر ایسی لائبریری میں جہاں اردو زبان کی دینی، علمی، ادبی کتب رکھی جاتی ہوں آپ کے خط کا کوئی نہ کوئی نمونہ ضرور ملے گا۔

اب تک پاکستان کے جن معروف علمی، دینی و ادبی اداروں کی کتب کے ٹائٹل آپ نے تیار کئے، ان میں سے چند یہ ہیں:

> پنجاب یونیورسٹی لاہور، مجلس ترقی ادب لاہور، مرکزی اردو بورڈ (موجودہ اردو سائنس بورڈ) لاہور، اقبال اکیڈمی لاہور، مرکز تحقیقات فارسی، ایران و پاکستان اسلام آباد، ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی، ادارہ اسلامیات لاہور، مکتبہ مدنیہ لاہور، مکتبہ رشیدیہ لاہور، مکتبہ سید احمد شہید لاہور، ادارہ ادب وتنقید، لاہور، مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور، مکتبہ بینات کراچی، مکتبہ اہل سنت والجماعت کراچی، دارالاشاعت کراچی اور مجلس نشریات اسلام کراچی۔

شاہ صاحب کے فنی سفر کا اگر مطالعہ کیا جائے تو یہ حقیقت سامنے آئے گی کہ ہر بڑے خطاط کی طرح آپ کے خط کے مختلف ادوار میں جو رنگ آج سے تقریباً تیس پینتیس سال قبل تھا وہ آخری دور میں نظر نہیں آیا۔ آپ کا خط مسلسل ارتقائی منازل طے کرتا رہا۔ آخری دور میں آپ کے خط نستعلیق میں عماد الحسنی کے نستعلیق کی جھلک واضح ہے، جبکہ آپ پہلے جس طرح لکھتے تھے اس میں ''پروینی نستعلیق'' کا رنگ زیادہ گہرا تھا۔ انہوں نے ہر دور میں خوب سے خوب تر کی تلاش جاری رکھی۔ اس لئے آپ کے خط میں زمانے کے ساتھ ساتھ خوبصورت تبدیلیاں نظر آتی ہیں۔ اب جس طرح انہوں نے نستعلیق لکھا اس کے جوڑ اور پیوند، پروینی نستعلیق کے جوڑ اور پیوندوں سے پتلے اور نازک ہیں۔

حضرت نفیس الحسینی کا فنی سفر تقریباً نصف صدی کے طویل عرصے پر محیط ہے۔ اگر کوشش کی جائے تو شاہ صاحب کے نوادر جمع کر کے ایک عمدہ ''مرقع'' کی صورت میں چھاپے جا سکتے ہیں۔ چند

نوادرات کی تفصیل ذیل میں دی جا رہی ہے۔

مجلس یادگار غالب، پنجاب یونیورسٹی لاہور نے فروری ۱۹۶۹ء میں غالب کی وفات کو ایک سو برس پورے (تاریخ وفات ۱۸۶۹ء) ہونے پر صد سالہ تقریبات اعلیٰ پیمانے پر منائیں اور دیوان غالب کا بہت خوبصورت ایڈیشن چھاپ کر اس عظیم شاعر کو خراج عقیدت پیش کیا۔ اسے بزرگ ادیب مولانا حامد علی خان (متوفی ۹؍جولائی ۱۹۸۴ء) نے مرتب کیا اور شاہ صاحب نے اس کی کتابت کی۔ (۱۴) صد سالہ تقریبات پر دیوان غالب (اردو) کے جتنے نسخے شائع ہوئے ان میں یہ سب سے ممتاز تھا اور اس کی مقبولیت و امتیاز کی وجہ شاہ صاحب کی کتابت تھی۔

۱۹۹۵ء میں الفیصل ناشران و تاجران کتب لاہور نے مولانا حامد علی خاں کے فرزند جناب زاہد علی خاں اور سید نفیس شاہ صاحب کی اجازت سے مذکورہ نسخہ کا عکس چھوٹے سائز میں شائع کیا۔ (۱۵)

جنوری ۲۰۰۷ء میں یہی نسخہ بڑے سائز میں خوبصورت حاشیہ کے ساتھ اسی ادارہ نے شائع کیا۔

کلام بلھے شاہ کی مکمل کتابت کی، جسے معروف طباعتی ادارے پیکجز لمیٹڈ نے شائع کیا۔ کلیات میر، ڈاکٹر عبادت بریلوی نے مرتب کر کے بطور خاص شاہ صاحب سے کتابت کرائے۔

غلام نظام الدین مرولوی، شعر ناب (مکتبہ معظمیہ لاہور ۱۳۸۷ھ/۱۹۶۸ء) کے مکمل ۲۱۱ صفحات کی کتابت بڑے اہتمام سے آپ کے دست مبارک سے ہوئی۔

''سیرت سید احمد شہید'' از مولانا ابوالحسن علی ندوی اور قادیانیت از مولانا ابوالحسن علی ندوی (متوفی ۱۹۹۹ء) کی مکمل اور خوبصورت کتابت بھی آپ نے ہی کی۔

جن معروف کتب کے ٹائٹل آپ نے تیار کئے ان میں مولانا ابوالکلام آزاد (متوفی ۲۲ فروری ۱۹۵۸ء) کے مشہور اخبار ''الہلال'' کی مکمل عکسی اشاعت، تفسیر معارف القرآن از مولانا مفتی محمد شفیع (متوفی ۵؍اکتوبر ۱۹۷۶ء)، معارف الحدیث از مولانا محمد منظور نعمانی، سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم از مولانا شبلی نعمانی (متوفی ۱۹۱۴ء)، علامہ سید سلیمان ندوی (متوفی ۲۲ نومبر ۱۹۵۳ء) کے علاوہ البلاغ کراچی کے مفتی محمد شفیع نمبر (جلد ۱۳ شمارہ ۶، ۷، ۸، جمادی الثانی تا شعبان ۱۳۹۹ھ) اور ماہنامہ سیارہ ڈائجسٹ مئی ۲۰۰۶ء، نیز سید نفیس الحسینی، برگ گل جمع و ترتیب سید اظہار احمد گیلانی (سید احمد شہید اکادمی لاہور، ۲۰۰۳ء) میں بھی آپ کے خط کے عمدہ نمونے موجود ہیں۔

ان کی کتابت کے نمونوں کا ایک مختصر مجموعہ ''نفائس القلم'' (مکتبہ نفیس لاہور ۱۹۷۱ء) بھی الگ چھپ چکا ہے۔ (۱۶)

مختلف رسائل و جرائد جن کے آپ نے خوبصورت ٹائٹل تیار کئے ان میں قومی ڈائجسٹ، ندائے ملت، بادبان، صحافت، رحیق، الرشید، انوار مدینہ، البلاغ، بینات اور حق چار یار وغیرہ شامل ہیں۔

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور کی فرمائش پر جماعت نہم و دہم کے لئے کتاب خطاطی بھی لکھی

ہے جس میں مختلف خطوط سیکھنے کے لئے مشقیں موجود ہیں۔ البتہ یہ کتاب ہنوز غیر مطبوع ہے۔

پتھروں پر آپ کی خطاطی کے نمونوں میں لاہور میں مسجد صلاح الدین، ٹمبر مارکیٹ، راوی روڈ، مسجد حضرت علی چوک موہنی روڈ، مسجد فیض الاسلام گنپت روڈ، مسجد چوہدری ہسپتال شیش محل روڈ، لاہور، پنجاب اسمبلی ہال کے سامنے سمٹ مینار کا پتھر نیز لاہور ہی میں پروفیسر حمید احمد خان (۱۷) (یکم نومبر ۱۹۰۳ء-۲۲ مارچ ۱۹۷۴ء) اور محمد طفیل مدیر ''نقوش'' (متوفی ۵ جولائی ۱۹۸۶ء) کے الواح مزار قابل ذکر ہیں۔ (۱۸) اس کے علاوہ علامہ اقبال میوزیم، جاوید منزل لاہور کے لئے اسٹیل کی تین پلیٹوں پر خط نستعلیق میں خطاطی آپ کے فن کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ ایوان اقبال لاہور میں آویزاں کرنے کے لئے کینوس کی تقریباً پچاس شیٹوں پر نستعلیق جلی میں علامہ اقبال کے مختلف اشعار آپ سے لکھوائے گئے۔ رنگ آمیزی کے بعد یہ خطاطی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔

اس طرح آپ نے چھ خطوط میں درود شریف بھی لکھا ہے جس میں نہایت عمدگی اور مہارت سے ثلث، نسخ، نستعلیق، کوفی، دیوانی اور رقعہ کا استعمال کیا ہے۔ خط ثلث جلی میں اسمائے حسنیٰ بھی آپ کی خطاطی کی خوبصورت مثال ہے۔

آپ کے کتب خانہ میں علمی وادبی کتب کے علاوہ نایاب اور بلند پایہ نمونہ ہائے خطاطی بھی محفوظ ہیں۔ فن خطاطی کے متعلق آپ نے کچھ مضامین بھی تحریر کئے جن میں سے چند کا تذکرہ حسب ذیل ہے۔

''خطاطی'' تاریخی عظمت کا شاہکار ایک بے مثال فن'' خطاطان قرآن'' خطاطان قرآن عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے خلافت عباسیہ تک، خطاط المملکہ تاج الدین زریں رقم ''اسلامی خطاطی اور اقسام خط''، ''ایک خوش نویس خاندان اور حافظ محمد یوسف سدیدی''۔ یہ تمام متفرق مقالات جمع کر کے کتابی صورت میں شائع کر دیئے گئے ہیں۔ (۱۹)

آپ نے نامور خطاطین کے بارے میں نظمیں بھی تحریر کیں۔ اپنے والد محترم کے انتقال پر لکھی گئی نظم ''یاد'' تاج الدین زریں رقم کے انتقال (۱۳ جون ۱۹۵۵ء) کے بعد ان کے بارے میں نظم ''قدیم ساتھی''، اور نامور خطاط حافظ محمد یوسف سدیدی کے انتقال (۱۳ستمبر ۱۹۸۴ء) نیز اپنے خطاط بیٹے حافظ سید انیس الحسن الحسینی (متوفی ۱۹ رجب ۱۴۲۲ھ-۸/۸ اکتوبر ۲۰۰۱ء) کی ناگہانی وفات پر جو اشعار کہے ہیں وہ انتہائی متاثر کن ہیں۔ (۲۰)

سید انور حسین نفیس رقم کو فن خطاطی میں نمایاں خدمات کے صلے میں اب تک جو جو اعزازات عطا کئے گئے ہیں ان میں حکومت پاکستان کی جانب سے پاکستان کے تمام خطاطوں میں پہلا پرائڈ آف پرفارمنس ایوارڈ اور میڈل پاکستان نیشنل کونسل آف دی آرٹس کی نمائش خطاطی ۱۹۸۰ء میں اول انعام شامل ہیں۔ اس کے علاوہ شاہ صاحب پاکستان کے واحد خطاط ہیں جنہیں بغداد میں منعقدہ عالمی مقابلہ خطاطی اور نمائش ۱۹۸۸ء اور اسلامی ورثہ کے تحفظ کے بین الاقوامی کمیشن کے تحت جمال الدین ابوالمجد بن

عبداللہ یاقوت المستعصمی (۲۱) (۶۱۸ھ ۱۲۲۱ء-۶۹۸ھ ۱۲۹۸ء) کے نام پر استنبول میں منعقدہ دوسرے عالمی مقابلہ خطاطی ۱۹۸۹ء میں بطور منصف مدعو کیا گیا۔ (۲۲)

لاتعداد لوگوں نے آپ سے فن کتابت سیکھا۔ ان سب کا ذکر یہاں جمع کرنا ممکن نہیں۔ چند معروف لوگوں میں عبدالرشید قمر، سید انیس الحسن مرحوم، محمد حسین واسطی، الٰہی بخش مطیع، عرفان احمد قریشی اور حافظ انجم محمود شامل ہیں۔ حافظ انجم محمود آج کل گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد کے شعبہ فائن آرٹ سے بطور استاذ خطاطی منسلک ہیں اور شاہ صاحب کے اسلوب کو یونیورسٹی کے طلبہ میں منتقل کر رہے ہیں۔ (۲۳)

حضرت نفیس الحسینی کی وفات (۵ فروری ۲۰۰۸ء) کے بعد ان کی یاد میں ملک کے دینی و علمی حلقوں نے مختلف مجالس کا انعقاد کیا۔ البتہ محض خطاطی کے حوالہ سے انہیں خراج تحسین پیش کرنے کے لئے ۴/ اپریل ۲۰۰۸ء کو "تذکرہ نفیس" کے عنوان سے ان کے فن پاروں کی نمائش و سیمینار فیصل آباد آرٹس کونسل کے ہال میں منعقد ہوا۔ اس نمائش و سیمینار کے روح رواں شاہ صاحب کے شاگرد رشید حافظ انجم محمود تھے۔

حضرت نفیس شاہ صاحب کے فنی محاسن کو اجاگر کرنے کی غرض سے راقم الحروف اور حافظ انجم محمود صاحب کی کاوشوں سے ۷ جون ۲۰۰۸ء کو گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد کے شعبہ علوم اسلامیہ نے ایک روزہ سیمینار اور دو روزہ نمائش کا اہتمام کیا جس میں پروفیسر ڈاکٹر اقرار احمد خان (وائس چانسلر، زرعی یونیورسٹی فیصل آباد)، پروفیسر ڈاکٹر عارف علی زیدی (سابق وائس چانسلر گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد، متوفی ۲۸ مارچ ۲۰۱۰ء)، پروفیسر ڈاکٹر محمد باقر خان خاکوانی (ڈین کلیہ علوم اسلامیہ و عربی علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد)، خورشید عالم گوہر قلم (استاذ خطاطی نیشنل کالج آف آرٹس لاہور)، ڈاکٹر مدثر احمد (چیئرپرسن شعبہ علوم اسلامیہ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد) اور ڈاکٹر خواجہ حامد بن جمیل (اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ علوم اسلامیہ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد) نے گراں قدر مقالات پڑھے۔ (۲۴)

قاری خلیل احمد صاحب تھانوی نے ۱۷ انداز سے آپ کی تاریخ وفات نکالی ہے۔ ذیل میں صرف وہ تین تواریخ نقل کی جا رہی ہیں جن میں حوالہ خطاطی موجود ہے۔

آہ نفیس الحسین	ابن خطاط القرآن		
۳۷۵	۱۰۵۴		= ۱۴۲۹ھ
آہ الحاج انور	ابن امام الخطاطین	سید محمد اشرف علی	
۳۰۶	۸۴۵	۸۵۷	= ۲۰۰۸ء
زبان حق گو	امام الخطاطین	سید نفیس الحسینی	
۱۹۴	۷۹۲	۴۴۳	= ۱۴۲۹ھ (۲۵)

آخر میں آپ سے متعلق یہ فارسی اشعار پیش کئے جاتے ہیں جو برسوں پہلے آپ کی شخصیت اور خطاطی میں آپ کی فنی مہارت سے متعلق علامہ نظام الدین نے کہے تھے۔

سید حق شناس کان کرم
صاحب لوح ، شہر یارِ قلم
شاعر باعمل ، حکیم حِکَم
کاتب بے بدل ، نفیس رقم(٢٦)

□□□

حوالہ جات

١۔ سیّد نفیس الحسینی: برگ گل، تدوین سیّد اظہار احمد گیلانی، (سید احمد شہید اکیڈمی، لاہور،)ص ٢٨

٢۔ سخاوت مرزا: گیسو دراز (مقالہ) اردو دائرہ معارف اسلامیہ، (دانش گاہ پنجاب، لاہور، ١٩٧١ء)، ١٧، ص ٥٨٥-٥٨٧

٣۔ سیّد نفیس الحسینی: برگ گل، ص ٢٧

٤۔ محمد راشد شیخ: تذکرۂ خطاطین، (ادارۂ علم وفن، کراچی، ١٩٩٨ء)ص ١٨٨

٥۔ خورشید عالم گوھر قلم: مخزنِ خطاطی، (سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور، ٢٠٠٥ء)ص ٢٥٠۔٢٥١

٦۔ محمد راشد شیخ: تذکرۂ خطاطین، (ادارۂ علم وفن، کراچی، ١٩٩٨ء)ص ١٨٨

٧۔ تقسیم ہند ١٩٤٧ء کے بعد یہ سکول گورنمنٹ سٹی مسلم ہائی سکول، فیصل آباد کہلایا۔ یہ سکول ایک مدت تک اپنی اصل وخوبصورت قدیم عمارت واقع بیرون امین پور بازار، عیدگاہ روڈ، میں قائم رہا مگر کچھ سال قبل گورنر پنجاب خالد مقبول نے اس سکول کی عمارت کو گورنمنٹ اسلامیہ کالج برائے خواتین، عیدگاہ روڈ کے حوالہ کرنے کا حکم دیا، تو محکمہ تعلیم نے اس سکول کو اپنی قدیم بلڈنگ میں جہاں کہ یہ ١٩٢٧ء میں قائم ہوا تھا، اٹھا کر امین ٹاؤن کے ایک احاطہ میں منتقل کر دیا۔

٨۔ کوہستان، لاہور، ١٤/جون ١٩٦٤ء

٩۔ بیکن، لائل پور (فیصل آباد)، دسمبر ١٩٤٩ء-سلام، ص ٣٧، بیکن، لائل پور (فیصل آباد) جون ١٩٥٠ء، غزلیات وغیرہ، ص ١٨

١٠۔ ڈاکٹر عبادت بریلوی: آہوان صحرا، (ادارہ ادب وتنقید، لاہور، ١٩٩٠ء)ص ٩٣

١١۔ محمد اسحق ملتانی: حیاتِ نفیس، (ادارہ تالیفات اشرفیہ، ١٤٢٩ھ)ص ٣١۔٣٣

۱۲۔ عبدالقیوم: تدریس خط نسخ، (محکمہ تعلیم حکومت مغربی پاکستان، لاہور، ۱۹۶۷ء)، ص ۱۳

۱۳۔ ڈاکٹر محمد عبداللہ چغتائی، سرگزشت خطِ نستعلیق، (کتاب خانہ نورس، لاہور، ۱۹۷۰ء)، ص ۱۲۱

۱۴۔ میرزا اسداللہ خان غالب: دیوان غالب، بہ تحقیق متن وترتیب حامد علی خان، (مجلس مطبوعات مجلس یادگار غالب، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، ۱۹۶۹ء)، کل صفحات ۲۲

۱۵۔ میرزا اسداللہ خان غالب: دیوان غالب، بہ تحقیق وترتیب حامد علی خان، (الفیصل ناشران وتاجران کتب، لاہور، ۲۰۰۷ء)، ص ۳

۱۶۔ پروفیسر سیّد محمد سلیم: تاریخ خط وخطاطین، ترتیب سیّد عزیز الرحمٰن، (زوار اکیڈمی پبلی کیشنز، کراچی، ۲۰۰۱ء)، ص ۳۰۰

۱۷۔ پروفیسر محمد اسلم: خفتگانِ خاکِ لاہور، (ادارہ تحقیقات پاکستان، دانش گاہ پنجاب، لاہور، ۱۹۹۳ء)، ص ۳۲۴

۱۸۔ پروفیسر محمد اسلم: وفیات مشاہیر پاکستان، (مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۹۰ء)، ص ۶۷

۱۹۔ دیکھئے سیّد نفیس الحسینی: مقالات خطاطی، ترتیب حافظ سیّد انیس الرحمٰن ومحمد راشد شیخ، (ناشران خاوران، لاہور، ۲۰۰۶ء)، صفحات ۱۱۲

۲۰۔ ملاحظہ ہو سیّد نفیس الحسینی: برگِ گل، ص ۱۳۹۔۱۴۰

۲۱۔ Cl.Huart: یاقوت المستعصمی (مقالہ) اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ، ۲۳/۲۷۰۔۲۷۱

۲۲۔ سیّد نفیس الحسینی: مقالات خطاطی، ص ۱۸

۲۳۔ ماہنامہ الحسن، خصوصی اشاعت بعنوان: حضرتِ اقدس سیّد نفیس الحسینی، اگست تا دسمبر ۲۰۰۸ء، ص ۴۳۸، ۴۹۰۔۴۹۱

24. Bulletin, Vol. 02 (Govt. College University, Faisalabad, July 2008), P.2

۲۵۔ ماہنامہ الحقانیہ، سرگودھا، مارچ ۲۰۰۸ء، ص ۴۲۔۴۳

۲۶۔ غلام نظام الدین: فن کار سے ملئے مضمون پندرہ روزہ نیا پیام، لاہور، ۱۵/جون ۱۹۷۱ء، ص ۳۲

□□□